حضورؐ پر جادو کا واقعہ

اور

محدّث کشمیریؒ کی توجیہ

مولانا اخلاق حسین قاسمی

سُورۂ معوذتین کے شانِ نزول میں لبید بن اعصم یہودی کی طرف سے رسُول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر جادُو کرنے کا واقعہ مشہور ہے لیکن بعض مفسّرین نے اس واقعہ کو اتنا طول دیکر بیان کیا ہے جو رسُول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شانِ نبوّت کے خلاف معلوم ہوتا ہے اور اہلِ تحقیق نے اس واقعہ کو اسی وجہ سے یا بالکل نظرانداز کر دیا ہے یا بہت اختصار سے نقل کیا ہے۔

مولانا ابُوالاعلیٰ صاحب مودُودی پر تعجّب ہوتا ہے کہ انہوں نے جادُو کی روایت کی پُر زور وکالت کی ہے اور نہایت کمزور استدلال کے ساتھ اس واقعہ کو نقل کیا ہے۔

اس واقعہ کو امام بخاریؒ نے کتاب الطبّ میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کیا ہے اور امام مُسلم نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔

مولانا انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے اس روایت کے بارے میں فیض الباری میں لکھا ہے:۔

حضرت عائشہ رضؓ اس جادُو کا اثر یہ بیان کرتی ہیں:

حتی کان یریٰ انہٗ یاتی النساء ولا یاتیھن	یہاں تک کہ آپ خیال فرماتے تھے کہ ازواجِ مُطہرات کے پاس ہو آئے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا تھا۔

شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں:۔

حضرت عائشہ رضؓ کے ان الفاظ کو یاد رکھا جائے، ان الفاظ سے صراحت کے ساتھ یہ ثابت ہوتا ہے کہ جادو کا تعلق عورتوں کے معاملات سے تھا، شریعت کے معاملات سے نہیں تھا نہ آپ کی ذاتی زندگی کے دوسرے معاملات سے تھا۔

اور اس روایت کے اکثر الفاظ میں ابہام ہے ایک طریقہ میں اطلاق کے ساتھ کہا گیا ہے کہ:

یخیل الیہ انہ یفعل الشئی و ما فعلہ۔	آپ خیال کرتے تھے کہ ایک فعل کر لیا حالانکہ وہ نہیں کیا گیا تھا۔

اس اطلاق کو دیکھ کر بعض علماء نے ان الفاظ کی تاویل کی یہاں تک کہ امام ابوبکر حصاص نے کتاب الاحکام میں اس حدیث سے بالکل انکار کر دیا اور اسے ملاحدہ کی تصنیف قرار دیا۔ (کتاب الاحکام ج۱ ص ۵۵)

صحیح وہ ہے جو ہم نے اُوپر کہا کہ یہ معاملہ صرف عورتوں کے معاملات تک تھا یعنی یہ بھول گھر میں عورتوں کے پاس جانے آنے تک محدود تھی۔

(فیض الباری ج ۴ ص ۲۷۲)

شاہ صاحبؒ نے مطلق بھول کے الفاظ کو عورتوں کے معاملہ میں بھول کے ساتھ خاص اور مقید کر کے اسے تسلیم کیا ہے، کیونکہ اگر وہ بھول اور نسیان عام تھا تو پھر تبلیغ و دعوت اور قراءت قرآن کے معاملہ میں بھی اس کا اثر تسلیم کرنا پڑے گا اور یہ قطعی طور پر ممکن نہیں۔

مولانا مودودی صاحب نے اس بھول کو مطلق ہی رکھا ہے مگر وہ لکھتے ہیں۔

"یہ تمام اثرات آپ کی ذات تک محدود رہے۔ حتیٰ کہ دوسرے لوگوں کو یہ معلوم تک نہ ہو سکا کہ آپ پر کیا گذر رہی ہے، رہی آپ کے نبی ہونے کی حیثیت تو اس میں آپکے فرائض کے اندر کوئی خلل واقع نہ ہونے پایا"

(مختصر تفہیم صفحہ ۹)

شاہ صاحبؒ اتنا عموم اور اطلاق بھی تسلیم نہیں کرتے، یہ بھی شانِ نبوت کے خلاف ہے کہ آپ کے ذاتی معاملات میں وہ بھول طاری رہی - ذاتی معاملات کا دائرہ بہت وسیع ہے - شاہ صاحب نے سحر کے اثر (بھول اور ذہول) کی جو توجیہ فرمائی ہے اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ جادو کی اکثر روایات حضرت عائشہ رضؓ سے منقول ہیں کیونکہ آپ ازواج مطہرات میں سے ہیں اور ازواج مطہرات ہی کے معاملات اس سحر سے متاثر ہوئے -

قرآن کریم نے جادو کی اس خاص قسم کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا :-

فَيَتَعَلَّمُونَ مَا يُفَرِّقُونَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ (البقرہ)	وہ ہاروت و ماروت ان بیویوں کو وہ سحر سکھایا کرتے تھے جو میاں بیوی کے درمیان تفریق پیدا کرتے تھے -

حدیث عائشہ صدیقہ رضؓ کے ایک راوی سفیان فرماتے ہیں :- "یہ قسم سحر کی بدترین قسم ہے" — اس کا اشارہ اسی سحر کی طرف ہے جس کا قرآن کریم نے حوالہ دیا ہے -

حاصل یہ نکلا لبید ابن اعصم نے جو سحر کیا اس کا مقصد حضورؐ کے گھریلو معاملات میں بدمزگی پیدا کرنا تھا -

یعنی آپ کو یہ خیال ہوتا کہ اپنی بیویوں کے گھر ہو آیا حالانکہ ایسا نہیں ہوتا- اس سے ازواج مطہرات کے اندر شکایت اور خفگی پیدا ہوتی کہ آپ نے اپنی ازواج پر توجہ دینی چھوڑ دی ہے -

شاہ عبدالعزیز صاحب نے تفسیر عزیزی میں مسند احمد کی روایت کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جادو کا اثر آپ پر چھ مہینہ طاری رہا، حالانکہ حضرت عائشہ رضؓ کی روایت میں مدت کی کوئی تصریح موجود نہیں - اس لئے چھ ماہ کی روایت استناد کے قابل نہیں -

قرآن کریم اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ حضرات انبیاء پر شیطانی اثرات کا تسلط اور قبضہ نہیں ہو سکتا[1]۔ البتہ جب شیطان کا اثر ہوتا ہے تو وہ فوراً چونک جاتے ہیں اور اس اثر سے نکل جاتے ہیں[2]۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضورؐ پر لبید کے جادو کا اثر بہت تھوڑے وقت تک رہا، پھر آپ نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے معوذتین کی دونوں سورتیں نازل ہوئی، اور آپ سے وہ اثر زائل ہو گیا۔

حضرت عائشہؓ کی روایت کو امام احمد نے اپنی مسند میں بروایت ہشام عن امیہ نقل کیا ہے اور اس میں اس واقعہ کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں لیکن اس روایت کو محدث ابن کثیر نے مسترد کیا ہے اور اس میں نکارت اور غرابت کا دعویٰ کیا ہے۔

مولانا مودودی نے حضرات انبیاء پر جادو کے اثر کو ممکن ثابت کرتے ہوئے حضرت موسیٰؑ پر جادو کے اثر کی آیات نقل کی ہیں۔

يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ ۔ (طٰہٰ ۶۶)

جادوگرانِ فرعون نے حضرت موسیٰؑ کے خیال میں جادو کے زور سے یہ بات ڈالی کہ وہ رسیاں سانپ کی طرح دوڑ رہی ہیں

لیکن حضرت موسیٰؑ کا یہ واقعہ یہ امر بھی واضح کر رہا ہے کہ حضرت موسیٰؑ پر یہ اثر چند منٹ ہی قائم رہا آپ نے وحی الٰہی کے مطابق جیسے ہی اپنا عصا پھینکا ویسے ہی جادو کا وہ اثر دور ہو گیا اور جادوگروں کی رسیاں جیسی تھیں ویسی ہی نظر آنے لگیں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرات انبیاء پر سحر کا اثر زیادہ دیر تک

---

[1] دیکھو آیت ۱۰۰ سورہ النحل   [2] دیکھو آیت ۲۰۱ سورہ الاعراف

قائم نہیں رہتا۔

سب سے پہلے اُردو مفسر حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے موضح قرآن میں لبید ابن اعصم کی روایت کو اس قابل ہی نہیں سمجھا کہ اسے نقل کریں۔

مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے صرف دو فقروں میں اس واقعہ کا ذکر کیا اور لکھا "سحر کے اثر سے آپ میں مرض کی کیفیت پیدا ہوگئی تھی"

احکام القرآن کے مصنف ابو بکر احمد ابن علی جصاص بغدادی اپنے عصر وعہد میں حنفیہ کے سرخیل تھے اور آپ کی ذات پر احناف کی امامت اور سیادت ختم ہوگئی تھی۔ آپ نے امام بخاری اور مسلم کی روایت عن عائشہؓ کو بھی سرے سے ملاحدہ (گمراہوں) کی تصنیف قرار دیکر مسترد کردیا اور یہ آپ کے حُسنِ ذوق کا تقاضا تھا۔ جادو کا یہ واقعہ جس طرح ایک طویل داستان کی شکل اختیار کر گیا ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ تقدیس کا صحیح ذوق رکھنے والے حضرات کے لیئے ناقابل برداشت ہے اور اسی لیئے امام ابوبکر جصاص نے اس واقعہ کی بالکل نفی کرنی ضروری سمجھی ہے۔

یہ بات الگ ہے کہ بعض غالی روایت پسندوں نے امام صاحب پر معتزلی ہونے کا فتویٰ لگایا ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ یہ حضرات صاحب نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی تقدس کے مقابلہ میں راویوں کی روایت کو اہمیت دیتے ہیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے حضرت ابراہیمؑ کے تین جھوٹوں والی روایت کے بارے میں اصحاب نقل در روایت کی طرف سے کیا گیا ہے۔

مولانا ابوالکلام کی تحقیق

مولانا ابوالکلام آزاد سورۃ معوذتین کی تفسیر تک تو پہنچ نہ سکے البتہ سورۃ اعراف اور سورۃ طٰہٰ میں قصہ موسیٰ اور ساحران فرعون پر حسب ذیل

تشریحی نوٹ سپرد قلم فرماتے ہیں۔

فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ۔ (اعراف ۱۱۵)	پھر جادوگروں نے (جادو کی بنائی ہوئی لاٹھیاں اور رسیاں پھینکیں تو ایسا کیا کہ لوگوں کی نگاہیں جادو سے مار دیں اور ان میں

(اپنے کرتبوں سے) دہشت پھیلا دی اور بہت بڑا جادو بنا لائے۔

نوٹ لکھتے ہیں ۔ جادوگروں کی نسبت فرمایا، لوگوں کی نگاہیں جادو سے مار دی تھیں یعنی جادو کے شعبدوں کی کوئی حقیقت نہیں محض نگاہ کا دھوکا تھا۔ چنانچہ دوسری جگہ اسے تخیل کی تاثیر سے بھی تعبیر کیا ہے۔

(۲۰ : ۶۶، نیز آیت ۱۱۷)

میں فرمایا : ما یافکون یعنی ان کی نمائش جھوٹی تھی۔

جادو کا اعتقاد دُنیا کی قدیم اور عالمگیر گمراہیوں میں سے ہے اور نوع انسانی کے لئے بڑی مصیبتوں کا باعث ہو چکا ہے، قرآن نے آج سے تیرہ سو برس پہلے اس کے بے اصل ہونے کا اعلان کیا، لیکن افسوس ہے کہ دنیا متنبہ نہ ہوئی اور از منۂ وسطیٰ کے مسیحی جہل و قساوت نے ہزاروں بے گناہ انسانوں کو زندہ جلا دیا۔ (دوم ۲۶)

سورۂ طٰہٰ آیت (۶۶) يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ ۔ کی تشریح کرتے ہوتے لکھتے ہیں ۔ یعنی جادوگروں کی رسیاں اور لاٹھیاں سانپ نہیں بن گئی تھیں بلکہ انکی شعبدہ گری کی وجہ سے دیکھنے والا خیال کرنے لگتا کہ سانپ کی طرح حرکت کر رہی ہیں چنانچہ آگے کہا ۔ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۔ یہ جادوگروں کا فریب نظر ہے اور جادوگر کیا ہی تماشا دکھائے، حقیقت کی طرح کامیاب نہیں ہو سکتا ۔ (دوم ۴۵۲)